کچھ یادیں

بقلم: عبدالاحد راندیری فلاحی

خشیت خداوندی

حضرت شیخ محمد یونس صاحب جونپوریؒ کی خشیت خداوندی کے بے شمار واقعات ہیں، من جملہ ان کے ایک یہ ہے کہ بندے نے دو مرتبہ (ایک مرتبہ درس بخاری کے دوران آپ کے حجرے میں اور ایک مرتبہ درس بخاری کے دوران درس گاہ میں) اپنی نری آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ آپ نے اپنے دونوں کان پکڑ کر طلبہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: بچو! گواہ رہنا، میں استغفار کرتا ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار واعتراف کرتا ہوں، یا اللہ معاف کر دے۔ (أو قال نحوہ)

ایک واقعہ

حضرت شیخ محمد یونس صاحب جون پوریؒ کے مقبول ومحبوب شاگرد، محدث کبیر، حافظِ عصر، شیخ فرید بن علی باجی حسینی تونسی مالکی قادری نے ۱۴۳۷ھ میں اپنے سفر سہارنپور کے دوران بندہ سے فرمایا: کہ جب میں نے پہلی مرتبہ ۱۴۱۱ھ میں سہارنپور کا سفر کیا، حضرت شیخ محمد یونس صاحب جونپوریؒ سے ملاقات ہوئی، زانوئے تلمذ تہ کیا، اور آپ سے استفادے کا موقعِ زریں نصیب ہوا، اس موقع پر حضرت نے حضرت شیخ محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنیؒ کے ساتھ پیش آمدہ اپنا ایک عجیب وغریب واقعہ سنایا۔ حضرت نے اسے صیغۂ راز میں رکھنے کی تاکید کی تھی، مگر چوں کہ اب حضرت اس دنیا سے پردہ فرما گئے، لہٰذا اسے حضرت شیخ فرید

باجی دامت برکاتہم کی اجازت سے یہاں نقل کیا جاتا ہے، واقعہ درج ذیل ہے:

''ایک مرتبہ حضرت شیخ محمد زکریا کاندھلویؒ نے حضرت شیخ محمد یونس جونپوریؒ کو ایک حدیث کی تحقیق کا مکلف کیا، ایک مدت تک اس حدیث کا سراغ نہیں لگا آخر کار حضرت شیخ نے فرمایا: یونس!! جس وقت تجھے یہ حدیث مل جائے میرے پاس لے آنا، کسی وقت کی تعیین نہیں ہے۔ پس رمضان المبارک کے مہینے میں عصر کے بعد کا وقت تھا کہ یہ حدیث مل گئی، حضرت الاستاذ شیخِ جونپوریؒ خوشی سے جھوم اٹھے اور اسی وقت حضرت شیخ کی خدمت میں پہنچ گئے، شیخ اپنے خیمے میں تشریف فرما تھے (اگر چہ اس وقت خیمے میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں تھی، مگر چوں کہ حضرت شیخ کا حکم تھا اس لیے پہنچ گئے) آپ جیسے ہی خیمے میں پہنچے، بے ہوش ہوکر گر پڑے، پھر کسی طرح ہوش آیا تو حضرت شیخ (محمد زکریاؒ) نے فرمایا: عصر کے بعد وقت خیمے میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں ہے، اس لیے کہ اس وقت میرا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خاص ربط رہتا ہے، جس کی برکت سے ایک خاص نور رہوتا ہے جس کا تحمل ہر شخص کے لیے ناممکن ہے، حدیث کی برکت سے اللہ نے آپ کی حفاظت کی، ورنہ آپ کی جان نکل جاتی۔

نوٹ: بندے نے یہ واقعہ ۱۴۳۷ھ میں حضرت شیخ فرید بن علی باجی سے مظاہر علوم سہارنپور کے میٹنگ ہال میں براہِ راست سنا، پھر شیخ فرید نے بندے کے سامنے حضرت شیخ جونپوریؒ سے اس واقعے کو اپنے ثبت میں ذکر کرنے کی اجازت طلب کی، تو شیخ نے شدت سے انکار کیا۔ اس وقت انکار کا انداز کچھ اس طرح تھا کہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت نے واقعے کا انکار کیا یا واقعے کے بیان سے انکار کیا۔ اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے، اور ہمیں آپ کے علوم ومعارف سے فیض یاب فرمائے۔